www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نورِ آشنائی ناول قسط نمبر_5

”جنہیں ساتھ چلنا تھا حشر تک، وہی لوگ جانے کدھر گئے
تھے جو خواب سارے خیال میں، وہ خیال میں ہی بکھر گئے
ابھی لکھ رہا تھا خیال میں، میں جو زندگانی کی داستاں
تو قلم پہ مرہم لگے بہت، سبھی لفظ زخموں سے بھر گئے
یارَبّ ﷻ غموں نے گِرا دیا، بِن آنسوؤں کے رُلا دیا
تیرا نام لینے کی دیر تھی، میرے کام سارے سنور گئے“
(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

اس نے گھبرا کر اپنی آنکھیں کھول دیں اور ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی پھر سانس بحال کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ کمرے میں چھایا نیم اندھیرا اب گہرے اندھیرے میں بدلنے لگا تھا۔ شاید

www.novelsclubb.com

مغرب ہونے والی تھی۔ کچھ لمحوں بعد جب وہ مکمل حواسوں میں آگئی تو اس نے اپنے اندر ایک گہرا سانس کھینچا اور تھک کر سر ہاتھوں میں گرا دیا۔ سوتے وقت بھی اسے اُسی بے چینی نے گھیرا ہوا تھا۔ کچھ پل بعد اس نے آہستگی سے لحاف ہٹایا اور بال سمیٹتی ہوئی جوتا پہن کر کمرے سے باہر نکل آئی اور لاؤنج میں آکر صوفے پر پاؤں اوپر کیے بیٹھ گئی۔ وہ اب اپنے دائیں ہاتھ کی پشت پر ٹھوڑی ٹکائے خلا میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے گہری سوچوں میں گم لگتی تھی۔

"ارے اریحہ بی بی! آپ اٹھ گئیں۔۔"

کچھ دور فاصلے پر کچن سے باہر آتے ہوئے ملازمہ کی نظر اس پر پڑی تو بے اختیار ہی اپنے قدم اس کی جانب بڑھا دیے۔

اریحہ نے غائب دماغی سے اس کی طرف دیکھا جواب بالکل اس کے سامنے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کافی بنادوں آپ کے لیے؟ اور کھانا بھی کھا لیجیے۔"

وہ مسکراتے ہوئے نہایت خوش اسلوبی سے پوچھ رہی تھی لیکن اریحہ نے کوئی جواب نہ دیا، بس خالی خالی نگاہوں سے اسے تکتی رہی جیسے اس کا دماغ کہیں اور ہی اُلجھا ہوا تھا۔

اسے ایسے دیکھتا پا کر ملازمہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ اسے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگی تھی۔

"اریحہ بی بی آپ ٹھیک تو ہیں نا، طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟"

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی تو اسے جیسے ہوش آیا۔

"ج۔۔جی میں ٹھیک ہوں۔۔"اس نے گھبرا کر نظریں نیچے کیں اور ہونٹوں پر زبان پھیر کر خود کو نارمل کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"لیکن آپ ٹھیک۔۔لگ تو نہیں رہیں۔۔کیا ماما بابا ابھی سے یاد آرہے ہیں؟"

وہ نرم لہجے میں اسی فکر مندی سے بولی۔

"جی۔۔میرا مطلب نہیں۔۔یا شاید ہاں۔۔"!

ملازمہ کے استفسار پر اس نے چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھا اور بے ساختہ ہی سر اثبات میں ہلایا پھر نفی میں اور آخر میں چہرہ اُداسی سے جھکا دیا۔اسے خود علم نہ تھا وہ اس قدر اضطراب کا شکار کیوں ہے؟

ملازمہ اس کے انداز پر ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"آپ ایسا کریں کھانا ابھی رہنے دیں،میرے لیے ابھی بس ایک کپ کافی بنادیں اور ہاں جاتے وقت ایل سی ڈی آن کر جائیں پلیز۔۔شاید دل بہل جائے (یہ اس نے دل میں سوچا تھا)"

وہ گھر کے ملازموں کو بالکل بھی محسوس نہیں کروانا چاہتی تھی کہ وہ پریشان ہے۔اس لیے خود پر بمشکل قابو پا کر جبراً مسکراتے ہوئے اس نے کچھ پل بعد چہرہ اُٹھایا تو متانت سے بولی۔

ملازمہ نے بھی فوراً "جی اچھا" کہتے ہوئے سر ہلا دیا اور جانے کے لیے مڑی۔وہ ابھی آگے

بڑھنے ہی والی تھی کہ یکایک اریحہ کا فون بجنے لگا جو اس کے کمرے میں تھا۔اس کی مدھم سی آواز یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔

"بشریٰ بی۔۔پہلے میرا فون لادیں پلیز"!

"جی اچھا۔۔!" ملازمہ سر ہلاتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"حامد تم !۔۔اور کیا ہوا یہ چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟"!

حماد پریشانی سے اس کی جانب بڑھا جو چوکھٹ میں کھڑا اسفید چہرہ لیے بغیر پلکیں جھپکائے،ادھ کھلے ہونٹوں سے یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے حلیے سے لگتا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی آفس سے آیا ہے۔

"حامد کچھ بول بھی۔۔کیا ہوا؟؟ چہرے کے رنگ کیوں اُڑے ہوئے ہیں۔۔؟"

حماد نے قریباًاسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تھا۔ہمایوں بھی فکرمندی سے پاس چلا آیا۔حماد نے آج سے پہلے حامد کا چہرہ کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا اس لیے وہ خود بھی پریشان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"ب۔۔بھائی وہ۔۔وہ۔۔بابا۔۔بابا بُلا رہے ہے آپ کو۔۔اُن کی طبیعت۔۔"

وہ لاؤنج کی جانب بازو کیے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرنے لگا۔

"بابا۔۔؟! بابا کو کیا ہوا؟"حماد نے ایک جھٹکے سے اس کے بازو چھوڑے اور نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اگلے ہی پل جب بات سمجھ آئی تو وہ بے اختیار ہی لاؤنج کی طرف بھاگا۔ہمایوں نے ایک سنجیدہ نگاہ حامد پر ڈالی اور پھر بغیر کچھ بولے اس کا بازو تھامے وہ بھی لاؤنج کی جانب بڑھنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"روبی کی اتنی ساری کالز۔۔!!"ملازمہ نے اس کے ہاتھ میں فون دیا تو وہ اپنی واحد دوست کی لاتعداد کالز دیکھ کر چونک گئی۔فون بجنا اب بند ہو چکا تھا۔

"خیر ہو!"اس نے پریشانی سے کال بیک کرتے ہوئے فون کان سے لگایا اور ایک ہاتھ سے ملازمہ کو یہی رُکنے کا اشارہ کیا۔

پہلی ہی گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو روبی۔۔سب ٹھیک تو ہے؟ اتنی ساری کالز اور سوری میں فون اٹھا نہیں سکی وہ میں۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ا۔۔اریحہ۔۔!!" وہ ابھی فکر مندی اور پریشانی سے اس کا حال احوال پوچھ ہی رہی تھی کہ روبی کی مرجھائی اور بے جان سی آواز نے اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔

"ک۔۔کیا ہوا روبی۔۔؟ت تم۔۔ٹھیک تو ہو نا؟"

یکلخت ہی اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔اس نے ڈرتے ڈرتے محتاط سے انداز میں استفسار کیا۔

"روبی کچھ بولو بھی۔۔؟؟؟" وہ بے بسی سے بلند آواز میں بولی ملازمہ بھی پاس ہی حیران سی کھڑی تھی۔

"م میں۔۔ٹھیک ہوں۔۔کیا۔۔تم ٹھیک ہو؟" دوسری جانب اپنی آواز کو شاید حد درجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن آواز پھر بھی لغزش کا شکار تھی۔

"ہ۔ہاں میں ٹھیک ہوں لیکن تم۔۔ایسے کیوں۔۔" اس نے گھٹی گھٹی سی آواز میں جواب دیا۔

اریحہ۔۔اریحہ میری جان تم ٹھیک ہو نا۔۔میرا مطلب تم۔۔تم حوصلہ رکھو۔۔میں۔۔میں بس آرہی ہوں۔۔تم بالکل بھی اکیلی نہیں ہو۔۔بالکل فکر مت کرنا اوکے؟"

اس کے دل کو اب بھی قرار نہیں آرہا تھا اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن روبی اس کی بات بیچ میں ہی ٹوک کر اسے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں تسلی دینے لگی۔وہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے تو ایسے کبھی بات نہیں کرتی تھی، اتنی گھبرائی ہوئی کیوں تھی وہ۔۔آخر کس چیز کی تسلّی دے رہی تھی اسے؟اس کا دل اب بند ہونے لگا تھا۔

"اریحہ۔۔میری بات سنو!کیا بشریٰ بی ہیں یہاں؟"

کچھ پل تک جب اسے اریحہ کی جانب سے خاموشی ہی ملی تو وہ انتہائی نرم لہجے میں سوچ سوچ کر بولنے لگی۔

"ہاں۔۔"اس نے بے اختیار ہی آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"فون دو انہیں ذرا۔۔"اس نے بغیر کوئی سوال کیے کھوئے کھوئے سے انداز میں فون ملازمہ کی طرف بڑھایا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی پھر اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے فون پکڑ کر کان سے لگایا۔

اریحہ کے دل میں لاتعداد خوف سر اٹھانے لگے تھے۔وہ اب گُم صُم سی ملازمہ کو تکنے لگی۔

"ہے۔۔ہیلو۔۔جی روبی باجی۔۔"

بشریٰ بی!میری بات غور سے سنیں(اتنا کہنا تھا کہ وہ متوجہ ہو کر سننے لگی)آپ۔۔آپ اریحہ کا بہت خیال رکھیے گا۔۔میں بس کچھ ہی دیر میں پہنچ رہی ہوں۔۔ابھی سٹیشن پر ہوں۔۔بس اب آٹو سے آنے والی ہوں۔۔پلیز کوئی سوال نہیں۔۔میں آکر آپ کو سب بتاؤں گی اور اریحہ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے خود کو نارمل ظاہر کیجیے گا اور ہاں۔۔ایک بات اور۔۔(اس نے تھوک نگلا اور پھر گہرا سانس لیتے ہوئے گویا ہوئی) اریحہ کو۔۔پلیز پلیز۔۔ٹی وی بالکل نہ دیکھنے دیجئے گا۔"

وہ اپنا سامان سٹیشن کے ایک بینچ پر رکھتے ہوئے بہت تیزی سے مضطرب سی حالت میں اسے سب سمجھا رہی تھی۔اس کی نپے تلے الفاظ میں دی گئی وضاحت اور بوکھلائی آواز سن کر ملازمہ تو بھونچکی رہ گئی۔

اس نے ایک نظر سامنے بیٹھی اریحہ کو دیکھا جو متفکر سی اسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن پھر حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے خود پر قابو پاتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"جی ٹھیک ہے۔"دوسری جانب اس کا جواب سنتے ہی کال کاٹ دی گئی۔

"کیا ہوا؟ کیا کہا روبی نے؟؟"اس نے کال منقطع ہوتے ہی استفسار کیا جیسے اسی انتظار میں تھی۔

"جی وہ۔۔وہ روبی باجی کہہ رہی تھی کہ۔۔میں کچھ دیر میں پہنچنے والی ہوں تو آپ اریحہ بی بی کا خیال رکھیے گا۔

ملازمہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر نظریں چراتے ہوئے بولی۔

اس کی منطق پر وہ مطمئن تو نہ ہوئی تھی لیکن پھر بھی دل گرفتگی سے سر ہلا گئی۔

"م۔میں آپ کے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

ملازمہ نے منظرِ عام سے غائب ہو جانا ہی مناسب سمجھا اور فوراً کچن کی جانب مڑ گئی تو وہ اسے متحیر سا دیکھ کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو ابراہیم اصغر صوفے پر جیسے ڈھے سے گئے تھے۔ان کا ایک ہاتھ صوفے پر گرا ہوا تھا جس میں ڈھیلی سے گرفت سے فون تھاما ہوا تھا جیسے ابھی ابھی کوئی کال سنی ہو اور اچھی خبر موصول نہ ہوئی ہو۔ان کے چہرے پر کرب کے آثار واضح تھے۔تکلیف کی شدت سے انہوں نے آنکھیں میچ رکھی تھیں۔پاس ہی حِبا بیگم ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی انڈیل کر فکر مندی سے ان کی طرف بڑھا رہی تھیں لیکن وہ ہنوز آنکھیں بند کیے ہوئے تھے جیسے وہ کسی کو نہیں سن پا رہے تھے۔عائشہ اور ممانی بھی پریشان اور فکر مند چہرے لیے پاس ہی کھڑی تھیں۔لاؤنج کا ایسا منظر دیکھ کر تو وہ گنگ رہ گیا پھر جیسے جھٹکے سے ہوش میں آیا اور سرعت سے آگے بڑھ کر فکر مندی و پریشانی سے جھک کر بابا کے ہاتھ تھام لیے۔حِبا بیگم اسے دیکھ کر ذرا سکون میں آئیں پھر وہ آہستگی سے گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اٹھ گئیں گویا اس کے بیٹھنے کے لیے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جگہ بنائی ہو لیکن وہ نہیں بیٹھا۔اس نے نیچے فرش پر ہی بابا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے ان کے یخ پڑتے ہاتھوں کو اپنی نرم اور گرم گرفت میں لے لیا۔حامد اور ہمایوں بھی پیچھے آکھڑے ہوئے تھے۔حامد کے چہرے پر اب پہلے والی بوکھلاہٹ غائب تھی لیکن فکر اور پریشانی اس کے چہرے پر ہنوز برقرار تھی۔وہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ بابا کو آخر ہوا کیا ہے؟!

"بابا!"حماد نے نرمی سے ان کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو دبایا تو ابراہیم اصغر نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ان کی سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اور وہاں ہلکی گلابی لکیریں بھی تھیں۔

"ک۔۔کیا ہوا؟!"ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ تڑپ کر رہ گیا لیکن پھر بھی ضبط سے خود پر مضبوطی کا خول چڑھائے پوچھنے لگا۔

"ح۔۔حماد۔۔وہ۔۔"اور اس سے آگے بولنا ان کے لیے بہت مشکل تھا۔انہوں نے کرب سے آنکھیں دوبارہ بند کیں تو دو آنسو لڑھک کر ان کے گالوں پر بہہ گئے پھر آہستگی سے سر نفی میں ہلانے لگے۔

وہ ہنوز انہیں فکر مندی سے دیکھ رہا تھا شاید اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ بتا نہیں پا رہے۔اس نے چہرہ موڑ کر ٹیبل سے پانی کا گلاس اُٹھایا اور نرمی سے انہیں تھمایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پانی پئیں !"ان کے ہاتھ ہنوز اسکی نرم گرفت میں قید تھے جو انہیں سکون اور محبت سے پانی پینے کا کہہ رہا تھا۔

اگر یہ کوئی نارمل وقت ہوتا تو وہ اپنے اس فرمانبردار بیٹے پر فخر کرتے لیکن اس وقت انہیں صرف ایک ہی احساس تھا اور وہ تھا "تکلیف کا احساس"۔

انہوں نے بمشکل ایک گھونٹ اپنے حلق میں اتارا اور پھر گہرے گہرے سانس لینے لگے۔

"اب بتائیں کیا ہوا ہے ؟"گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ اسی نرمی سے گویا ہوا تو ابراہیم اصغر اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"اے۔۔ایل سی ڈی آن کرو اور۔۔اور۔۔خ۔خود ہی دیکھ لو۔"

وہ پژمردہ سا بولے تو حماد نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

پھر ایک جھٹکے سے بائیں جانب گردن موڑ کر حامد کو دیکھا جو اسی حیرانی اور ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔لاؤنج میں موجود باقی تمام نفوس کی کیفیت بھی ان دونوں سے مختلف نہ تھی۔

"حامد، ٹی وی آن کرو!"وہ اب کھڑا ہو چکا تھا اور نہایت سنجیدگی سے بولا تو حامد سر ہلا کر آہستگی سے آگے بڑھ گیا۔(ان کے گھر میں موجود ایل سی ڈی پر صرف خبریں اور میچز ہی چلتے تھے۔

گھر میں موجود کوئی بھی فرد ڈراموں یا فلموں کا شوق نہیں رکھتا تھا۔خبریں ابراہیم صاحب اور

www.novelsclubb.com

میچز حامد دیکھتا تھا۔حماد اور اس کی ماما کے لیے تو جیسے یہ ٹی وی نامی بلا بے کار تھی۔ایسی ہی ایک ایل سی ڈی ان کے گھر میں بنے آفس روم میں بھی تھی اور وہ محض حامد کی ویڈیو گیمز کے لیے مختص تھی یعنی صرف اسی کے زیرِاستعمال تھی جس پر وہ اپنے فارغ وقت میں اپنی پسندیدہ گیمز بہت اشتیاق سے کھیلا کرتا تھا)

☆☆☆☆☆☆☆

وہ ابھی بھی غائب دماغی سے لاؤنج سے کچن تک جاتے ہوئے راستے کو گھور رہی تھی جہاں سے ملازمہ کچھ ہی دیر پہلے گزر کر گئی تھی۔یکایک داخلی دروازے پر اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔اس نے جھٹکے سے چہرہ موڑ کر اپنے عقب میں دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔

اس کی تائی اماں یعنی ساجدہ صاحبہ ایک بڑی سی سیاہ شال اوڑھے سادہ سے قمیض شلوار میں دونوں ہاتھ پہلوؤں میں گرائے وہاں گنگ سی کھڑی تھیں۔

"ت۔تائی اماں۔۔آپ؟؟۔۔اس وقت۔۔؟؟!!"وہ حیران سی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر ان کی جانب بڑھی اور اگلے ہی پل اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساجدہ بیگم کے دائیں بائیں دونوں طرف زمین پر دو سیاہ سوٹ کیس پڑے تھے۔ان کے پیچھے ہی سادہ سے لباس میں ایک طرف دوپٹہ کندھے پر ڈالے اور دوسری طرف کندھے تک آتے بالوں کو جو نیچے سے کرل کیے گئے تھے آگے کیے اپنی انگلی پر بالوں کی ایک لٹ لپیٹتی منال چیونگم چباتے ہوئے تنقیدی نگاہوں سے چاروں اطراف سے اس سفید اور عالیشان محل کا جائزہ لے رہی تھی۔وہ اریحہ کو بدستور نظرانداز کیے صرف اس عالیشان بنگلے سے ہی متاثر ہو رہی تھی۔ اس کے اِرد گرد کیا ہو رہا تھا اسے جیسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

اریحہ گُم صُم سی ایک نظر ان سوٹ کیسز کو اور ایک نظر سامنے کھڑی تائی کو دیکھ رہی تھی جس چیز نے اسے اپنے قدم روکنے پر مجبور کیا تھا وہ اِن سوٹ کیسز کے علاوہ تائی کی آنکھوں میں موجود آنسو تھے جو ساجدہ تائی نے بڑی محنت اور کوشش سے نکالے تھے۔ساجدہ تائی کا یہاں یوں اچانک اپنے سامان سمیت چلے آنا اور ان کے آنسو اسے کسی اچھی پیشن گوئی کی خبر نہیں دے رہے تھے۔

وہ وہی سُن کھڑی رہ گئی اور خالی خالی نگاہوں سے انہیں دیکھے گئی۔دفعتاً ساجدہ تائی (دونوں) بازو پھیلائے سرعت سے آگے بڑھیں اور اسے سر سے تھام کر سینے سے لگا لیا۔

"اریحہ میری بچی!" وہ تڑپ کر بولیں ان کی گرفت بہت مضبوط تھی اتنی کہ اسے اپنا سانس بند

www.novelsclubb.com

ہوتا محسوس ہوا۔

منال نے آنکھیں گھما کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"ہو گئے ان کے ڈرامے شروع۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا اور دوبارہ گھر کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"ت۔۔تائی۔۔چ۔۔چھوڑیں مجھے۔"اس نے ان سے الگ ہونا چاہا۔

"نہیں میری بچی۔۔میں تجھے اب اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔"

ساجدہ نے گرفت کو اور مضبوط کرتے ہوئے اسی انداز میں کہا۔

ملازمہ بشریٰ بھی کافی کا مگ ہاتھ میں لیے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی۔

اریحہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کرے کیا؟!

www.novelsclubb.com

"ت۔۔تائی اماں آپ ایسے کیوں؟۔۔"

"نہیں میری بچی۔۔اب تُوں بھی ویسے ہی میری بیٹی ہے جیسے منال۔۔"

اس نے خود کو چھڑانے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہی تھی کہ وہ درمیان میں ہی اس کی بات کاٹ گئیں۔ان کی بات سنتے ہی وہ ایک دَم سے ان کے بازوؤں کو جھٹکتے ہوئے کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟؟۔۔ایسی بات کرنے کا مقصد کیا ہے آپ کا؟"

وہ بے بسی سے بلند آواز میں بولی۔یکدم کسی انجانے خوف نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ اس کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔وہ تائی کو اگلا کوئی بھی جملہ کہنے سے روکنا چاہتی تھی(شاید ایسا ہی ہوتا ہے۔جب انسان پر کوئی قیامت ٹوٹنے والی ہوتی ہے تو اسے اس بات کا اندازہ پہلے ہی ہو جاتا ہے کہ وہ کچھ ایسا سننے جا رہا ہے جو وہ برداشت نہیں کر پائے گا،وہ ٹوٹ جائے گا،بکھر جائے گا، اس کی دنیا ختم ہو جائے گی اور۔۔اس کا اس ظالم دنیا میں سانس لینا بھی محال ہو جائے گا۔اسے لگتا ہے کہ وہ۔۔وہ کبھی زندہ نہیں رہ پائے گا۔خدا ایسی قیامت کسی پر نہ لائے)

منال نے اس کے اس انداز پر ایک بیزاریت بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

"اُف۔۔کن ڈراموں میں پھنس گئی یار۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ شدید اکتاہٹ کا شکار نظر آتی تھی۔

"ارے۔۔کیا تو نہیں جانتی؟۔۔مر گئے تیرے ماں باپ!!۔۔چلے گئے وہ تجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔!!" وہ تنک کر بولی تھیں انہیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ ان کے یہ الفاظ اس معصوم کی سماعتوں پر کیا اثر چھوڑیں گے۔

ایک زوردار چھناکے سے کافی کا سفید کپ زمین پر جا گرا۔بھورے مائع کے چھینٹے سفید ٹائلز پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دور دور گرے تھے لیکن اس جانب کوئی متوجہ نہ تھا۔ ملازمہ لرز کر رہ گئی۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہیں لیے صدمے سے منہ پر ہاتھ رکھے انہیں دیکھنے لگی۔

تائی اب غور سے اریحہ کا سُن ہوا وجود دیکھ رہی تھیں۔ ان کے آنسو تو پل میں تھمے تھے۔

اریحہ کی حالت قابلِ رحم تھی۔ یکدم ساری آوازیں بند ہو گئیں، سب کچھ تھم گیا۔ اس کا دل بھی جیسے اس سفید کپ کی طرح کرچی کرچی ہو گیا تھا۔ وہ ساکت وجود کے ساتھ کھڑی پتھرائی آنکھوں سے تائی کو دیکھتی جا رہی تھی۔ ایک دم سے رات کی بڑھتی خُنکی کا احساس، اس کے دُکھتے سر کا احساس اور سارے احساسات جیسے ایک دم سب ختم ہو گئے تھے۔ بس ایک ہی جملہ اس کے دل، دماغ اور کانوں پر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔

"مر گئے۔۔؟!" وہ بمشکل ایک لفظ بے یقینی سے بڑبڑائی۔

منال بھی آگے بڑھ آئی تھی اور اسے افسوس اور ترحم بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

)اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو آپ کی بے بسی کو تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں اور پھر اس سے محظوظ بھی ہوتے ہیں۔ کوئی بھی آپ کی کیفیت تب تک نہیں سمجھ پاتا جب تک وہ خود ایسے حالات سے نہ گزر جائے(

"ہاں۔۔ مر گئے!۔۔" تائی اسی انداز میں بے دردی سے بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ن۔۔ نہیں۔۔آ۔۔آپ۔۔آپ ج۔۔ جھوٹ۔۔ن۔۔ نہیں۔۔"

وہ بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے لڑکھڑاتے اور بے جان قدموں سے پیچھے کی جانب بڑھنے لگی۔

"ارے۔۔میں سچ بول رہی ہوں۔۔ بالکل سچ۔"

تائی سرعت سے آگے بڑھیں اور اسے بازوؤں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا(کوئی اتنا بھی ظالم ہو سکتا ہے کیا؟ بجائے اسے تسلی دینے کے اور زیادہ اذیت پہنچائی جا رہی تھی)لیکن وہ ہنوز سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

"رُک تجھے یقین نہیں آرہا نا۔۔رُک جا۔۔!ابھی یقین آجائے گا۔"

وہ اسے چھوڑ کر سامنے لگی ایل ای ڈی کی جانب بڑھیں۔ملازمہ انہیں روکنا چاہتی تھی لیکن اب وہ ایل ای ڈی آن کر رہی تھیں۔

)وہ اس کے زخموں پر مرہم رکھنے نہیں بلکہ نمک چھڑکنے آئی تھیں۔وہ دونوں ماں بیٹی اسی انتظار میں تو تھیں کہ کب انہیں موقع ملے اور کب وہ اس عالیشان محل کی مالکن بن جائیں۔وہ بظاہر تو اریحہ کی ہمدرد بنتی تھیں اور اریحہ بھی ان کے ناپاک عزائم سے بے خبر انہیں اپنا مانتی رہی۔ان کی حقیقت تو اس کے والدین جانتے تھے۔اگر وہ اس کی ہمدرد ہوتیں تو کیا وہ اس طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے دردی سے اس کے دل پر وار کرتیں؟ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کی پیاری تائی جان کتنے ناپاک ارادوں سے یہاں آئی ہیں۔۔(!!

☆☆☆☆☆☆☆

اور بعض اوقات ہوتا ہے ایسا کہ غیروں سے زیادہ آپ کے اپنے ہی آپ کی اذیتوں کا سبب بنتے ہیں۔ کیوں بھلا۔۔؟؟ کبھی سوچا ہے؟ حسد کی وجہ سے!! جی اپنے حسد کی وجہ سے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بانٹ پر راضی نہیں ہوتے۔ ان کی نظر میں ان کے ساتھ نعوذ باللہ ناانصافی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جتنے بھی انسانوں کو بھیجا ہے یہاں ہر انسان ہر لحاظ اور حالات میں ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ کوئی جسمانی لحاظ سے تو کوئی مالی لحاظ سے، کوئی اخلاق لحاظ سے تو کوئی نفسانی لحاظ سے، کوئی تعلیمی لحاظ سے تو کوا سٹیٹس کے لحاظ سے اور اسی طرح ہر چیز میں! لیکن کیا کبھی سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک ہی جیسے حالات میں پیدا کیوں نہیں کردیا؟؟ اگر وہ چاہتا تو کردیتا سب کو برابر لیکن نہیں کیا۔ کیوں؟!" کیونکہ اگر ہمارا رب ہمیں ایک ہی جیسے حالات میں پیدا کردیتا تو یہ دنیا درہم برہم ہوکر رہ جاتی۔ کیسے اس کا نظام چلتا؟ ہم

www.novelsclubb.com

سب ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔خود سوچیں اگر سب انجینئر بن جائیں تو ڈاکٹر کہاں سے آئیں گے؟؟ مریضوں کا علاج کون کرے گا؟؟اگر سب ٹیچر بن جائیں تو سٹوڈنٹس کہاں سے آئیں گے اور سٹوڈنٹ بنے بغیر بھلا ٹیچر کیسے بنا جاسکتا ہے؟ چلیں پیشوں کی مثال چھوڑیں یہ سوچیں اگر دنیا کے سب لوگ امیر ہو جاتے تو پھر لوگ محنت کیسے کرتے؟؟سب کاہلی کا شکار ہو کر محنت کرنا چھوڑ دیتے کہ وہ اتنے امیر ہیں انہیں کمانے کی ضرورت نہیں اور صرف کھانا پینا انسان کا مقصد رہ جاتا، وہ یہ بھول جاتے کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے؟ پھر یہ دنیا آگے نہیں بڑھتی اور پھر ترقی بھی نہیں ہوتی۔چونکہ یہ دنیا امیر ہوتی تو پھر کچرہ اٹھانے والے بھی نہ ہوتے کیونکہ امیر تو کچرہ اٹھانے کا کام کبھی نہ کرتے اور اس طرح سے یہ دنیا گندی ہوتی جاتی۔چونکہ یہ دنیا امیر ہوتی تو پھر محنت سے کام کرنے والے، گھروں کی مرمت کرنے والے یا نئے گھر بنانے والے مستری مزدور بھی نہ ہوتے اور اس طرح دنیا کا نظام تو کیا پوری دنیا ہی تہس نہس ہو جاتی اور کوئی کچھ نہ کرپاتا"!

ہے نا اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت؟! ہمارے لیے تو ہر چیز میں نشانیاں ہی نشانیاں ہیں لیکن افسوس اگر ہمیں تھوڑا سا مال زیادہ مل جائے تو ہم اِترانے لگتے ہیں اور اگر نہ ملے تو ناشکری پر اتر آتے ہیں۔کیا ناشکری کرتے وقت ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے سب سے پیارے نبی صلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ علیہ وسلم کن حالات سے گزرے تھے؟! حالانکہ وہ تو سب سے اعلیٰ انسان تھے ہر لحاظ سے لیکن وہ اپنے رب کی ناشکری کبھی نہیں کرتے تھے۔بجائے یہ کہنے کے جو انہیں ملا وہ ہمارا ہو جائے ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ اے اللہ! تو ہمیں بھی اپنے بہترین خزانوں سے عطا کر اور ہمیں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ کرنا کہ تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:"کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ (بھی) ایمان لانے والوں کے لیئے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔(39:52) "

اس وقت سفید محل کے باہر تیز سرد ہواؤں کا راج تھا اور گہرے سرمئی بادلوں نے سیاہ پڑتے آسمان پر اپنا ڈیرہ جما لیا تھا۔شاید آج وہ بھی اس کے حال پر رونے والے تھے۔

اریحہ نے پلٹ کر ٹی وی آن کرتی تائی کو دیکھا اور پھر نا چاہتے ہوئے بھی اس کی بھوری کانچ سی (آنسوؤں سے بھری) آنکھوں نے بے یقینی سے ٹی وی سکرین تک کا سفر کیا اور منال۔۔وہ تو آرام سے اسی بڑے صوفے پر اپنا دوپٹہ پھیلائے جا بیٹھی جہاں کچھ دیر قبل اریحہ بیٹھی تھی۔وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ٹیک لگا کر ٹھوڑی تلے ہاتھ جمائے کچھ اس انداز سے بیٹھی تھی جیسے اس کا کوئی پسندیدہ سیریل شروع ہونے والا ہو۔

www.novelsclubb.com

یکدم بادل گرجے اور ایل سی ڈی آن ہو گئی۔سب کی بے یقین نگاہیں نیوز چینل پر بولتے رپورٹر پر جمی تھیں جو بڑی تیزی سے کسی اہم خبر سے مطلع کر رہا تھا۔وہ کچھ ایسے جملے ادا کر رہا تھا۔

"اور آپ کو بہت ہی افسوس ناک خبر سے مطلع کرتے چلیں کہ پاکستان سے سعودیہ جانے والا پی آئی اے کا بدقسمت طیارہ خوفناک حادثے کا شکار ہو گیا ہے۔ہماری اہم رپورٹس کے مطابق یہ مسافر طیارہ لینڈنگ سے ایک گھنٹہ قبل ہی پہاڑوں پر گر کر تباہ ہو گیا۔حادثے کی وجہ فنی خرابی بتائی جارہی ہے۔حادثہ اس قدر بری طرح سے پیش آیا ہے کہ کسی کا بچ پانا تو در کنار ایک سنگل باڈی ملنا بھی ناممکن سی بات ہے کیونکہ آگ نے جہاز کو گرتے ساتھ ہی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔جی ہاں یہ خبر کچھ ہی دیر قبل موصول ہوئی ہے۔ایک بار پھر سے مطلع کرتے چلیں کہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

رپورٹر اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن اسے اب کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔وہ فق چہرہ لیے بے یقینی سے دو قدم پیچھے کی جانب لڑکھڑایا۔اس نے آہستگی سے پلٹتے ہوئے اپنی بے یقین سیاہ آنکھوں سے صوفے پر نڈھال بیٹھے ابراہیم اصغر کو دیکھا۔وہ بمشکل ضبط کیے ہونٹوں کو سختی سے بھینچے بے بس بہتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔وہ بھی اس خبر کو سننے کے بعد اتنا ہی شاکڈ تھا جتنا کہ ابراہیم اصغر۔بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ شاک کی انتہا پر تھا۔ان دونوں کے علاوہ لاؤنج

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں موجود تمام نفوس میں سے کوئی بھی ان کے شاک کی اصل وجہ نہیں جانتا تھا لیکن ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر اور یہ خبر سننے کے بعد وہ لوگ بھی حد درجہ پریشان ہو گئے تھے۔

حامد تو باقاعدہ بے چین ہونے لگا تھا کہ آخر ایسی کونسی وجہ ہے جو یہ لوگ اس حد تک شاکڈ ہیں؟!

"بابا یہ۔۔"حامد اپنا ضبط توڑتے ہوئے ابھی بولا ہی تھا کہ

حماد انتہائی بے یقینی سے کہنے لگا۔

"بابا۔۔کیا۔۔یہ۔۔اس فلائیٹ میں رض۔۔رضوان انکل بھی تھے؟"

اس کی بے یقین نگاہیں یہاں موجود ہر ذی روح سے بے خبر ابراہیم اصغر پر جمی تھیں جیسے وہ ابھی تک اس حادثے کا یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

ابراہیم اصغر نے کرب سے آنکھیں میچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو وہ ایک بار پھر لڑکھڑایا۔

"رضوان انکل۔۔!"حامد ناسمجھی اور بے یقینی سے بڑبڑایا۔

اور یہ نام سنتے ہی ہر فرد جان گیا تھا کہ ابراہیم اصغر کس دردناک کیفیت کا شکار ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"اس حادثے کی لرزہ خیز ویڈیو بھی منظرِ عام پر آگئی ہے۔"

رپورٹر نے دوبارہ بولنا شروع کیا اور ساتھ ہی وہ ویڈیو ٹی وی سکرین پر چلنے لگی۔ داخلی دروازے پر ششدر کھڑی روبائشہ نے بے یقینی سے یہ منظر دیکھا تھا۔ (وہ جینز شرٹ کے اوپر گھٹنوں تک آتی سفید رنگ کی کیپ شال جس کے کناروں پر نرم ملائم سی فر لگی ہوئی تھی میں ملبوس تھی۔ گلے میں ایک چھوٹا سا اسٹالر برائے نام لیا تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح ہائی پونی ٹیل میں بندھے تھے۔ اس کے پاؤں جو گرز میں مقید تھے)

اسے جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا۔ اریحہ کی آنکھوں کے سامنے پلین کریش کی ویڈیو چلتے ہی اندھیرا چھا گیا۔ وہ اب اس سے زیادہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ اس کا دماغ مفلوج ہونے لگا تھا اور وہ اپنے حواس کھوتی جا رہی تھی۔

اندھیرا چھا رہا تھا آسمان پر بھی اور اس کی آنکھوں میں بھی۔ یکایک بجلی چمکی بادل گرجے اور زار و قطار برسنا شروع ہو گئے۔

"اریحہ۔۔۔!!!" اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی روبائشہ اسے چکراتا دیکھ ہاتھ میں پکڑا سوٹ کیس پھینک کر چیختی ہوئی تیزی سے اس کی طرف بھاگی تھی۔ ملازمہ بھی ہانپتی کانپتی آگے

www.novelsclubb.com

بڑھی تھی لیکن روبی نے اس کا سر زمین پر لگنے سے بچا لیا تھا۔وہ بے جان چہرہ لیے اندھیر وادیوں میں پہنچ چکی تھی۔اس کے بھورے لمبے بال روبی کے گھٹنوں سے پھسلتے ہوئے سفید ٹائلز کو چھو رہے تھے۔روبی گھٹنوں کے بل بیٹھے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے روتے ہوئے زور زور سے تھپتھپا رہی تھی۔

"اریحہ۔۔اریحہ اٹھو میری جان۔۔پلیز اٹھو۔۔"

وہ اپنی دوست کی یہ حالت برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔وہ اس کے لیے تڑپ رہی تھی،رو رہی تھی لیکن بے سُدھ پڑی اریحہ پر کوئی اثر نہ ہوا۔

"اریحہ۔۔اٹھو یار۔۔کچھ تو بولو۔۔پلیز نا اٹھ جاؤ۔۔"

شاید ہی کوئی اپنی دوست کے لیے ایسے تڑپا ہو جیسے وہ تڑپ رہی تھی۔یکایک کسی خیال کے تحت اس نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا اور اپنے سے کچھ قدم دور کھڑی تائی کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔اس کے اس طرح دیکھنے پر تائی سٹپٹا کر رہ گئیں۔وہ اس لڑکی کی پہلی ہی نظر سے گھبرا گئی تھیں۔

"یہی ہے میری دوست کی اس حالت کی ذمہ دار۔"روبی نے تنفر سے سوچا۔

"ارے۔۔اریحہ میری بچی۔۔"

www.novelsclubb.com

روبی کی نظروں کا تائی پر گہرا اثر ہوا تھا۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہمدردانہ انداز میں اس کی جانب بڑھیں لیکن۔۔

"وہیں رُک جائیں۔۔!!"اس نے انتہائی درشتی سے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روکا تو تائی کے بڑھتے قدم بریک لگانے پر مجبور ہو گئے۔

منال نے اچانک وارد ہونے والی اس مخلوق کو انتہائی ناگواری سے دیکھا تھا۔

"لیکن بیٹا۔۔وہ میری بھتیجی۔۔میں۔۔"

"بشریٰ بی۔۔!میرے ساتھ اریحہ کو اٹھانے میں ہیلپ کریں۔

تائی التجا کرتی ہوئیں بولی تھیں کہ وہ انہیں مکمل نظرانداز کرتے ہوئے اپنا رُخ ملازمہ کی طرف پھیر گئی۔

ملازمہ گنگ سی کھڑی تھی۔اس کے کہنے پر سر ہلاتے ہوئے اریحہ کی جانب بڑھی۔

تائی کا چہرہ ہتک سے سرخ ہوا تھا لیکن وہ ابھی کچھ بول کر کسی قسم کا رِسک نہیں لینا چاہتی تھیں۔

انہیں سامنے بیٹھی اس لڑکی "جو انہیں ایک آنکھ نہ بھائی تھی" کو اعتماد میں لینا تھا۔ابھی "بولنے" کا وقت نہیں تھا بلکہ صرف "اچھا بننے" کا وقت تھا، "اداکاری" کا وقت تھا۔

وہ اریحہ کو اس کے کمرے میں لے آئی۔بیڈ پر لٹا کر اب وہ اس کے اوپر اچھے سے لحاف دے رہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ پھر فارغ ہو کر ملازمہ کی طرف مڑی۔

ملازمہ ابھی بھی سُن سی کھڑی تھی۔ وہ کافی سالوں سے اس گھر میں کام کر رہی تھی اس لیے اس کے لیے یہ صدمہ بہت گہرا تھا۔اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"بشریٰ بی۔۔جب میں نے آپ کو کہا تھا کہ اریحہ کو ٹی وی نہیں دیکھنے دینا تو۔۔"

"نہیں روبی باجی۔۔میں۔۔میں نے نہیں۔۔یہ۔۔یہ انہوں نے"

وہ فوراً بولی تھی اور آخر میں شرمندگی سے سر جھکا دیا۔

روبی اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔اس نے ملازمہ کی شرمساری پر گہرا سانس لیا۔وہ جانتی تھی اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

"اچھا۔۔چھوڑیں اور رؤف انکل کو کہیں جلدی کسی ڈاکٹر کو بُلا کر لائیں،اریحہ کی حالت مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

نرمی سے بولتے ہوئے اس کے انداز میں فکرمندی بھی تھی۔ملازمہ سر ہلا کر باہر نکل گئی۔وہ بوجھل دل لیے بیڈ کے کنارے پر ٹِک گئی۔اریحہ کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ بے بسی سے گود میں گرا دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تیز ترین سرد ظالم ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بارش ابھی بھی پورے زور و شور سے برس رہی تھی۔یوں لگتا تھا جیسے بادل آج بہت اُداس ہوں اس لیے اپنے اندر کا غبار نکالنے کے لیے وہ زارو قطار رو رہے تھے۔

"بابا۔۔کیا وہ اکیلے تھے۔۔اُس۔۔اس فلائیٹ میں؟"

کافی لمبی خاموشی کے بعد وہ خود پر قابو پاتے ہوئے ایک بار پھر سے بولا تھا۔اسکی سیاہ آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر رہی تھی،ضبط کی وجہ سے آنکھیں سرخ پڑ رہی تھیں۔

ابراہیم اصغر نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بیٹا۔۔اُن کی زوجہ بھی ساتھ تھیں۔وہ لوگ عمرے کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے تھے اور اپنا آفس بھی میرے سہارے چھوڑ گئے تھے لیکن۔۔کیا معلوم تھا کہ۔۔کہ وہ کبھی واپس ہی نہ آئیں گے۔"

وہ اس بار مضبوط لہجے میں روانی سے بولے تھے لیکن آخر جملہ کہتے وقت ان کی آواز کانپی تھی۔

حماد اس سے زیادہ نہ تو سننے کی ہمت رکھتا تھا اور نہ ہی کچھ بولنے کی۔اس نے ضبط سے آنکھیں بند

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر کے کھولیں اور حامد کی جانب مڑا۔

حامد ہونق بنے ساری صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"حامد۔۔"!!

"ج۔۔جی بھائی۔۔" وہ اس کے اچانک پُکارنے پر ہڑ بڑا گیا۔

"بابا کو کمرے میں لے کر جاؤ انہیں آرام کی ضرورت ہے۔میں نماز ادا کر آؤں۔"

"جی۔۔اوکے۔۔" حامد میکانکی انداز میں سر ہلا کر آگے بڑھ گیا۔

"رکیں حماد ماموں۔۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر مڑنے ہی لگا تھا کہ ہمایوں نے اسے روکا۔وہ اتنا کہہ کر اس کے کمرے کی جانب بھاگا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی رُک سا گیا۔

اگلے ہی پل وہ اس کی سیاہ جیکٹ تھامے بھاگتا ہوا اسکی جانب آرہا تھا۔

"یہ لیں۔۔جیکٹ پہنیں نہیں تو پھر سے بیمار ہو جائیں گے اور میں بھی چلوں گا آپ کے ساتھ!!" وہ معصومیت سے حکم صادر کرتے ہوئے اٹل لہجے میں بولا۔

کوئی اور موقع ہوتا تو وہ ضرور مسکرا دیتا۔وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑا اس کی معصومیت پر اسے دیکھ کر رہ گیا۔پھر سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے اسی سنجیدگی سے جیکٹ تھامی اور پہن لی۔

عائشہ بھی اپنے بیٹے کی سمجھداری پر حیران ہوئی تھی۔وہ سمجھدار باتیں کرتا تھا وہ جانتی تھی لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اتنا سمجھدار ہو گیا تھا اسے اندازہ نہیں تھا اور یقیناً اس کی سمجھداری کی وجہ حماد کی صحبت ہی تھی۔ عائشہ نے تو یہی اندازہ لگایا تھا۔ حِبا بیگم بھی اس کی معصوم فکر مندی پر مسکرا دیں۔

حامد بابا کو کمرے میں لے جا چکا تھا۔ حِبا بھی ان کے پیچھے چلی گئیں۔ حماد اس برستی بارش میں داخلی دروازے کی جانب بڑھا تو ہمایوں بھی فوراً اس کے پیچھے لپکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

رضوان بیگ۔۔ ابراہیم اصغر کے بہترین دوست !!

جی بالکل! وہی رضوان بیگ جو ابراہیم اصغر کے بزنس پارٹنر بھی تھے اور انہیں جان سے زیادہ عزیز بھی۔ ان دونوں کی کالج ٹائم سے بہت گہری دوستی تھی اور ان کی دوستی سے کوئی بھی ناواقف نہیں تھا۔ رضوان صاحب حماد کو بہت اچھے سے جانتے تھے اور حماد انہیں۔ وہ ان کی دل وجان سے عزت کرتا تھا (اور واقعی میں اس کے دل میں اِن کے لیے بہت احترام تھا) یہی وجہ تھی کہ رضوان بھی اس کو بے انتہا پسند کرتے تھے لیکن اپنے دِل کی بات کبھی کسی سے کہہ نہ پائے۔ رضوان صاحب کو ابراہیم اصغر کے گھر میں سب ہی بہت اچھے سے جانتے تھے اور انہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھا بھی ہوا تھا کیونکہ وہ ایک دو مرتبہ بزنس ڈِسکشن کے لیے ان کے گھر بھی آ چکے تھے لیکن چونکہ۔۔رضوان تھوڑے کم گوُ تھے اس لیے اِن کی فیملی کے بارے میں کوئی اتنا خاص نہیں جانتا تھا۔ابراہیم اصغر ان کے متعلق بس اتنا جانتے تھے کہ ان کی فیملی میں صرف ان کی بیوی اور اکلوتی بیٹی ہے جو میڈیکل کی اسٹڈیز کر رہی ہے اس کا نام انہیں معلوم نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے کبھی اسے دیکھا تھا۔(کبھی نوبت ہی نہیں آئی تھی اس کی اور نہ ہی ابراہیم اصغر اس مزاج کے تھے کہ وہ کسی کی پرسنل لائف کو زیادہ ڈِسکس کریں کوئی جتنا بتا دیتا تھا وہ سن لیتے تھے لیکن خود سے کبھی کچھ نہیں پوچھا تھا) یہاں آپ جو سمجھ رہے ہیں وہی سچ ہے۔

وہ لڑکی رضوان بیگ کی اکلوتی بیٹی ''مِس اریحہ رضوان'' ہی ہے۔جو اتنی بڑی بزنس ایمپائر کی اب اکلوتی وارث تھی اور یہی بات اب ساجدہ تائی کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔وہ نفرت کرتی تھیں اریحہ اور اس کے خاندان سے۔وہ اِن سے سب کچھ چھین لینا چاہتی تھیں۔وہ اریحہ سے ہر آسائش ہر خوشی چھین کر اپنے بچوں کو دے دینا چاہتی تھیں۔حسد کی آگ نے انہیں اس قدر اندھا کر دیا تھا کہ وہ بھول گئی تھیں کہ اس دنیا میں ہر چیز پر حُکمرانی صرف اللہ ہی کی چلتی ہے۔

اگر اس زمین پر کوئی کسی کے خلاف منصوبے بناتا ہے تو کیا لگتا ہے وہ اس سے بے خبر ہو گا؟؟

بالکل نہیں! وہ بہترین منصوبے بنانے والا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ترجمہ: ”اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔(3:54) “

آج حسد جیسی خطرناک بیماری ہمارے معاشرے میں بہت عام ہے اور اس کا علاج کرنا انتہائی ضروری ہے۔کیونکہ حسد وہ آگ ہے جو جو حاسد اور جس سے حسد کیا جائے دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ایک حدیث ہے۔۔

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ رواہ ابوداؤد۔ (مشکوۃالمصابیح_5040)

ہمیں اس بات کا اچھے سے علم ہونا چاہیے کہ گناہ کرنا کتنا آسان ہے اور نیکیاں کمانا کتنا مشکل۔ اور یقیناً یہی نیکیاں جن کی ہمیں دنیا میں تو کوئی پرواہ نہیں ہوتی لیکن آخرت میں یہ ہمیں سب سے زیادہ قیمتی لگیں گی۔تو کیا ایک انسان اپنی سب سے قیمتی چیز کو اپنے ہی ہاتھوں جلانا پسند کرے گا۔۔؟؟!

☆☆☆☆☆☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ آسمان پر سرمئی بادل اسی زور و شور سے گرج اور برس رہے تھے۔ بارش تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ اس کے بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑی سر جھکائے موبائل پر میسج ٹائپ کر رہی تھی۔ بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھا ڈاکٹر ریان "جو ایک خوش شکل اور اچھی پرسنیلٹی کا لمبا چوڑا سا تیس سالہ نوجوان تھا۔ وہ جینز شرٹ کے اوپر بھوری جیکٹ زیب تن کیے ہوئے تھا" اریحہ کا معائنہ کرنے کے بعد ایک صفحے پر دوائیاں لکھنے میں محو تھا۔ ملازمہ بھی فکر مند چہرے لیے پاس ہی کھڑی تھی۔

"جی امی! میں تو خیریت سے پہنچ گئی ہوں لیکن اریحہ کی حالت بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ ڈاکٹر چیک کر رہا ہے ابھی اُسے۔ باقی میں آپ سے صبح کال پر بات کروں گی۔ آپ اپنا اور سب کا خیال رکھیے گا۔"

روبی نے مختصر جملوں میں اپنی خیریت اور حالات سے آگاہ کر کے سینڈ پر کلک کیا پھر چہرہ اٹھا کر سامنے بیٹھے ڈاکٹر کو سنجیدگی سے دیکھنے لگی جواب کھڑا ہو رہا تھا۔ وہ مڑا۔ اب اس کا رخ اسی کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کچھ میڈیسنز ہیں جو آپ مِس اریحہ کو دن میں تین ٹائم دیں گی۔ان کو بہت بڑا شاک لگا ہے جس کا گہرا اثر شاید ان کے دماغ پر بھی پڑا ہے۔مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ اس ٹراما سے نکلنے میں کافی وقت لیں گی۔ان کو نارمل لائف کی طرف واپس لانے کے لیے ضروری ہے کہ اب انہیں مزید کوئی بھی سٹریس والی بات سے دور رکھا جائے"!

وہ اس کی طرف دوائی کا پرچہ بڑھاتے ہوئے بہت ہی شائستگی سے پر فیشنل انداز میں کہہ رہا تھا۔

"شکریہ !اب آپ جا سکتے ہیں۔"روبی نے ہاتھ بڑھا کر اس سے وہ پرچی تقریباً کھینچی تھی اور خشک لہجے میں جواب دے کر اریحہ کی جانب بڑھ گئی۔

اس کے شکریہ کہنے پر ڈاکٹر ریان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا مسکرایا لیکن اگلے ہی جملے پر اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"How rude?!"

اس نے اپنے ساتھ سے گزرتی لڑکی کو پلٹ کر ایک نظر دیکھا پھر گہرا سانس لیتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

"روبی باجی !باہر لاؤنج میں ہمارے ٹاؤن کی کچھ عورتیں آئی ہیں جو اریحہ بی بی سے ملنا چاہ رہی ہیں،کیا کہوں ؟"

www.novelsclubb.com

ملازمہ ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ آئی تو گھبرائے لہجے میں بتایا۔

وہ جھک کر اس کا لحاف ٹھیک کر رہی تھی۔ ملازمہ کی بات پر اس کے چلتے ہاتھ رکے۔ وہ گہرا سانس لیتے ہوئے سیدھی ہوئی اور اس کی جانب مڑی۔

"تو بشریٰ بی! کیا آپ نے انہیں بتایا نہیں کہ اریحہ فی الحال اس کنڈیشن میں نہیں ہے۔" سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔

"ج۔ جی میں نے بتایا ہے لیکن وہ جو اریحہ بی بی کی تائی جان ہیں نا۔۔ انہوں نے ہی سب کو روکا ہے وہ بہت خوش اخلاقی سے سب کو اپنا تعارف کروا رہی ہیں۔"

ملازمہ اس کے استفسار پر گھبرا گئی تھی اور روبی کو اس بات کا اندازہ تھا کہ وہ کس قدر تلخ ہو رہی ہے لیکن اس میں اس کا کوئی اختیار نہ تھا۔ حالات ہی ایسے تھے۔ اس کی جان سے پیاری دوست اتنی اذیت میں تھی پھر وہ کیسے پُرسکون ہو سکتی تھی؟! ورنہ وہ پہلے کبھی ایسی نہ تھی۔ وہ اریحہ کے گھر اکثر آتی رہتی تھی اور اس کا مذاق والا 'موڈ' ہمیشہ آن رہتا تھا۔ بہت سنجیدہ حالات میں بھی اس نے کوئی نہ کوئی جُگت ایسی ضرور چھوڑنی ہوتی تھی کہ سب کے چہرے مسکرانے پر مجبور ہو جاتے۔ وہ تھی ہی ایسی "ایک صاف دل رکھنے والی شوخ مزاج کی لڑکی" اور ایسے دوست جن کو ملتے ہیں نا وہ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں کیونکہ اس تھکا دینے والی زندگی میں آپ کے پاس کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو ایسا ہونا چاہیے جو آپ کے نا چاہتے ہوئے بھی "آپ" کو مسکرانے پر مجبور کر دے۔ اگر آپ کے پاس بھی کوئی ایسا انسان ہے تو خیال رہے کہیں آپ اُسے کھو نہ دیں۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ آپ جائیں میں آ رہی ہوں۔"

وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تو ملازمہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس نے بیڈ پر دراز نیم بے جان وجود کو بہت دکھ سے دیکھا جو ساری دنیا سے بے پرواہ بے سُدھ آنکھیں موندے لیٹا تھا۔ اس کے ریشمی بھورے بال تکیے پر اِدھر اُدھر آبشار کی مانند بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ لٹیں اس کے چہرے پر بھی گر رہی تھیں۔ روبی نے جھک کر نرمی سے اس کے ماتھے سے بال ہٹائے۔ ضبط کے باعث اس کی آنکھوں میں موجود نمی آنکھوں کو سُرخ کر رہی تھی۔

"کیا اتنے اچھے لوگوں کے ساتھ بھی بُرا ہوتا ہے؟"!

اس کے لیے اریحہ کی یہ حالت ناقابلِ برداشت تھی۔ اگلے ہی پل اس نے بے دردی سے

www.novelsclubb.com

آنکھیں رگڑیں اور ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

اس نے یہ تو سوچ لیا تھا کہ اریحہ کے ساتھ بہت بُرا ہوا ہے لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آزمائش صرف اُنہی لوگوں پر آتی ہے جسے اللہ اپنا قرب دینا چاہتا ہو جو اللہ کے پیارے ہوں، جو اللہ کو عزیز ہوں۔ آسائشیں اور آزمائشیں ہمارے لیے ایک بہت بڑا امتحان ہوتی ہیں جس میں ہمیں دو طرح کے ردِ عمل دکھانے ہوتے ہیں۔ خوشحالی میں اس عظیم ذات کا شکر اور بُرے حالات میں صرف صبر، کوئی شکوہ نہیں، کوئی گلِہ نہیں کیونکہ ہمارا اس ذات سے جو الودود ہے شکوہ کرنا بنتا ہی نہیں ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ ہمارا خالق ہے اور وہی مالک ہے تو وہ اپنی بے انتہا دی ہوئیں نعمتوں میں سے جب چاہے، جو چاہے واپس لے لے یا جو چاہے دے دے یہ اُس کی مرضی ہے۔ کوئی چاہے تو بھی اُس کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتا کیونکہ وہ بہترین حکمت والا ہے اس سے زیادہ بھلا ہمارا کوئی چاہ ہی نہیں سکتا، اسے پتہ ہے ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا بُرا۔ لیکن اکثر لوگ اس کے برعکس ردِّ عمل دکھاتے ہیں۔ وہ اچھے حالات میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اور نافرمانی کی صورت میں اُس کی ناشکری کرتے ہیں۔ اسی طرح بُرے حالات میں گلے، شکوے اور یہ کہتے ہوئے ان کے منہ نہیں تھکتے کہ آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟!

www.novelsclubb.com

کیا مشکل حالات میں ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اِن سے زیادہ آزمائشیں تو اللہ کے رسولوں پر آئی تھیں لیکن وہ کس طرح صبر کا پہاڑ بنے رہے۔ان پر مشکلات کے آنے کا مطلب کیا یہ ہوا کہ اللہ کو اُن سے محبت نہ تھی ؟؟!(معاذاللہ)

ہاں مانا کہ آزمائشوں میں صبر کرنا بہت مشکل ہے۔بہت بہت بہت زیادہ مشکل ہے کیونکہ ہم تو عام انسان ہیں اور وہ تو نبی اور رسول تھے، ہے نا؟؟

لیکن ہم اتنے بھی عام نہیں ہیں کیونکہ ہم مومن ہیں اور مومن کو اللہ نے بُلند درجے دینے ہوتے ہیں،اس کا معاملہ تو بالکل ہی الگ ہوتا ہے۔وہ کبھی بھی اللہ کی رحمت سے نااُمید نہیں ہو سکتا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا معاملہ عجیب ہے۔اس کا ہر معاملہ اس کے لیے بھلائی کا ہے۔اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔اسے خوشی اور خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو (اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے، یہ (بھی) اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔“

(صحیح مسلم #7500)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھا آپ نے کتنا پیارا معاملہ ہے مومن کے ساتھ؟! تو پھر بس مسکرا دیجئے اور اپنے رب کی رضا پر راضی ہو جائیے۔اُس سے زیادہ مخلص آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ جب لاؤنج میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ساجدہ تائی تعزیت کے لیے آنے والی عورتوں سے گلے مل مل کر بڑی خوش اسلوبی سے انہیں اپنا تعارف کروا رہی تھیں۔

"ارے بہن! میں اریحہ کی تائی ہوں اس کی اکلوتی رشتے دار۔اپنے دیور دیورانی کی خبر سُن کر تو مجھ سے رہا نہ گیا۔اریحہ میری بچی، میری جان سے بھی زیادہ عزیز بھتیجی،اس کا اب میرے سوا ہے ہی کون؟!

ارے اُس کے ننھیال میں تو کسی کو توفیق ہی نہ ہوئی آنے کی، جب میں نے فون کیا تو اُس کی ممانی نے یہ کہہ کر پہچاننے سے ہی انکار کر دیا کہ کون اریحہ؟ ہم نہیں جانتے اسے اور آئندہ یہاں فون نہ کرنا۔ہائے ہائے! کیسے بے مروّت لوگ ہیں یہ؟ خون سفید ہو گئے ان کے۔اب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ہی اریحہ کی ماں ہوں اور وہ میری بیٹی، میں اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔ہاں"!
ساجدہ تائی ایک عورت کو گلے لگانے کے بعد بڑے دُکھ بھرے لہجے میں مصنوعی بین کرتے ہوئے خود کو اپنی اکلوتی بھتیجی کا ہمدرد ثابت کر رہی تھیں۔ بات ختم کرتے ہی وہ ایک بار پھر ہچکیوں سے رونے لگیں۔ صوفوں پر بیٹھی ساری خواتین بڑی حیرانی سے ایک دوسرے کو سوالیہ نگاہوں سے تک رہی تھیں۔

"لیکن۔۔ ہم نے آپ کو پہلے تو کبھی یہاں نہیں دیکھا اور نہ ہی مسز رضوان اور اریحہ بیٹی نے کبھی آپ کا ذکر کیا۔ وہ لوگ کافی سالوں سے یہاں رہ رہے ہیں اس لیے ہمیں تو یہی معلوم تھا کہ ان کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ہے۔"

اس استفسار پر ساجدہ تائی کے آنسو صاف کرتے ہاتھ رکے۔ بڑی مشکل سے جھوٹ سچ ملا کر ایک کہانی تو پیش کر دی تھی لیکن اس سوال کا جواب تائی کے پاس نہ تھا۔اب وہ کیا بتاتیں کہ وہ خود ہی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھیں۔ساجدہ نے چہرہ اُٹھایا اور سامنے کھڑی سوال کرنے والی مسز عاصم کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے انہیں ہی تک رہی تھیں۔ساجدہ تائی نے تھوک نگلا اور پھر مظلوم شکل بناتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئیں۔

"اب کیا بتاؤں آپ کو!" لہجے میں بیچارگی ہی بیچارگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روبی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔اسے خود نہیں پتہ تھا کہ سامنے کھڑی یہ عورت اسے اتنی بری کیوں لگ رہی ہے حالانکہ وہ ساجدہ کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔

"خدیجہ تو مجھ سے ناراض تھی۔اللہ جانے کیوں بڑی بہنوں جیسی جیٹھانی سے منہ پھیر لیا تھا۔"

اور بس۔۔!! یہاں روبی کا ضبط ٹوٹا تھا۔وہ سرعت سے آگے بڑھی اور ان عورتوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

"اسلام علیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ لوگ؟"

وہ ساجدہ تائی کو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے گویا ہوئی۔

"ارے روبی بیٹا، وعلیکم السلام! تم کب آئی؟"

اسے دیکھتے ہی ان سب کے چہروں پر خوشگوار سی شناسائی ابھری تھی۔وہ عورتیں اسے جانتی تھیں، کیسے نہ جانتی ہوتیں اریحہ نے ہر کسی کے آگے تو اپنی اور اس کی دوستی کا ڈھونڈرا پیٹا ہوا تھا۔ساجدہ تائی تو اس کی آمد پر جل کڑھ کر رہ گئیں۔

"بس آنٹی کچھ ہی دیر پہلے۔" وہ جبراً مسکرائی۔

"آئم سوری لیکن اریحہ ابھی فلحال اس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ آپ لوگوں سے مل سکے۔آپ لوگ بیٹھیں میں آپ کے لیے چائے بنواتی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جانے کے لیے مڑی۔

"ارے نہیں بیٹا! ہم سمجھ سکتے ہیں اریحہ کی حالت کو۔بس اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی۔کون جانتا ہے کس پر اچانک کونسا وقت آجائے۔اللہ رحم فرمائے ہمارے حالوں پر۔"

ان سب میں بیٹھی مسز بدر اسے کچن میں جانے سے روکتے ہوئے بہت دکھ سے بولیں۔

"پتہ نہیں بچی بیچاری کیا محسوس کررہی ہوگی۔ماں باپ جیسی نعمت چھن جائے تو کہاں چین آتا ہے۔"ایک اور عورت بولی تو وہ زخمی سا مسکرا کر ان کی جانب مڑی۔

"محسوس؟!آنٹی اسی بات کا تو دکھ ہے کہ وہ کچھ محسوس ہی تو نہیں کررہی۔وہ پچھلے چار گھنٹوں سے بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہے۔"

اس کی بات سن کر سب کی آنکھوں کی نمی میں اضافہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا کیا ڈاکٹر کو دکھایا اسے؟"

"جی!"یک لفظی جواب آیا۔

"چلو ٹھیک ہے بیٹا۔آپ اپنا اور اریحہ کا بہت سارا خیال رکھنا اور اگر کسی بھی طرح کی کوئی بھی ضرورت محسوس ہوئی تو ہمیں ضرور بتانا۔آخر اریحہ ہمیں اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہے۔ہم چلتے ہیں بہت رات ہوگئی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس سے گلے مل کر واقعی دل سے کہہ رہی تھیں تو جواباً اُس نے بھی نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

یوں لگتا تھا کہ ساجدہ تائی سے زیادہ وہ عورتیں ''اِن'' دوستوں کی ہمدرد ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ان عورتوں کے جانے کے بعد روبی ساجدہ تائی سے بغیر کوئی بات کیے وہاں سے ایسے گئی جیسے اس کے علاوہ لاؤنج میں کوئی تھا ہی نہیں۔ ''مطلب مکمل اگنور''!

وہ جیسے ہی جانے کے لیے مڑی تو ساجدہ تائی کچھ سوچ کر اس کی جانب بڑھیں لیکن وہاں جیسے کسی کو ان کی بات سننے میں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔ تائی کا اس کی جانب بڑھتا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا، وہ منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئیں اور کچھ پل بعد جب انہیں شرمندگی نے آن گھیرا تو ارد گرد دیکھتے ہوئے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئیں۔ آج تک کسی نے ساجدہ بیگم کو اس طرح سے نظرانداز نہیں کیا تھا لیکن اس لڑکی نے آج یہ کر کے دکھایا تھا اور یہی بات ان کے تن بدن میں آگ لگا گئی تھی۔ کمرے میں آکر ساجدہ تائی نے دروازہ دھاڑ کی آواز سے بند کیا۔ لال بھبھوکا

چہرہ اور سرخ آنکھیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ آج کسی نہ کسی کا خون تو پی ہی جائیں گی۔ وہ تیزی سے پلٹیں تو نظریں سامنے بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی منال پر پڑیں۔ وہ اس قدر مزے سے نرم گرم بستر پر سو رہی تھی جیسے اس نے ساری زندگی کی نیند آج ہی سونا ہو۔ وہ تو جانے کب سے کمرے میں آکر سو گئی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اسے اپنی ماں کے ان فضول ڈراموں کا ساتھ دینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر وہ سوئی نہ ہوتی تو ساجدہ تائی یقیناً اس کا ہی خون پیتیں لیکن خیر اس کی قسمت اچھی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ منال اپنی ماں سے بدتمیزی کر کے یا کسی بھی طریقے سے اپنی ہر بات منوا لیتی تھی لیکن جب ساجدہ بیگم غصے میں آتیں تو منال بھی ان سے پناہ مانگا کرتی تھی۔ وہ ضبط سے مُٹھیاں بھینچے ہوئے آگے بڑھیں اور بیڈ کی دوسری جانب پیچ و تاب کھاتیں بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ماں بیٹی جان بوجھ کر خدیجہ بیگم اور رضوان صاحب کے کمرے میں ٹھہری تھیں حالانکہ پورے گھر میں اور بھی بہت کمرے تھے لیکن ان دونوں نے یہی کمرہ منتخب کیا تھا۔

"سمجھتی کیا ہے یہ لڑکی خود کو؟ کہیں کی مہارانی ہے کیا؟! آخر اریحہ اور اس عالیشان (چاروں اطراف نظریں گھمائیں) گھر پر 'میرا' حق زیادہ ہے۔ مجھے کچھ بھی کر کے اس لڑکی کو یہاں سے بھیجنا ہو گا ورنہ یہ میرا سارا بنا بنایا کھیل بگاڑ دے گی۔"

وہ مضطرب حالت میں خود سے ہم کلام ہو رہی تھیں۔

"لیکن کیسے ؟!" کہیں اندر سے استفسار کیا گیا۔

"ارے اس لڑکی کا تو میں جینا حرام کر دوں گی، خود ہی بھاگ جائے گی۔"

گود میں دھرے ہاتھوں کی مٹھی کو زور سے بھینچتے ہوئے ایک بار پھر خود کلامی کی۔ آنکھوں میں عجیب پُراسراریت اور معنی خیز سی چمک تھی۔

"ہر گز نہیں ساجدہ! اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو وہ لڑکی کبھی یہاں سے نہیں جائے گی بلکہ اُلٹا وہ تمہیں ہی چلتا کرے گی۔ خود سوچو وہ لڑکی اپنی دوست کے لیے کس قدر حساس ہے۔" کسی نے دوبارہ سرگوشی کرتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔" خود سے سوال کیا۔

"تمہیں بس اس لڑکی کو اعتماد میں لینا ہے عقل سے کام لو بس کچھ دن اور پھر آگے تمہاری ہی مرضی چلنی ہے۔ حد سے زیادہ اچھی بن جاؤ اریحہ کے ساتھ تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔" اسے مشورہ دیا گیا تو ساجدہ بیگم کھلے دل سے مسکرائیں۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کی جانب بڑھیں اور ایک سلائیڈ کھول دی تو ایسی ٹھنڈی سرسراتی ہوا نے اپنے قدم کمرے میں جمائے کہ ایک لمحے کو بندہ کپکپا جائے۔ بارش کے بعد ماحول میں خنکی اور بھی بڑھ گئی تھی ہاں لیکن اب دھند نہیں پڑ رہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی لیکن ساجدہ تائی پر تو جیسے اس خون جماد ینے والی سردی کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا لیکن ان کے عقب میں بیڈ پر لیٹی منال کسمسا کر خود میں سمٹی ضرور تھی۔ وہ شانوں پر لپٹی سیاہ شال اور جوڑے میں لپٹے سیاہ بالوں کے ساتھ مستقبل کی دنیا میں گم مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ بادلوں سے جھانکتے چاند کو دیکھنے میں محو تھیں۔ کچھ تھا اس مسکراہٹ میں جو بہت پُراسرار تھا، کچھ ایسا جو بہت خطرناک عزائم کی خبر دے رہا تھا۔ رات کے اس پہر جب ہر ذی روح اپنی روزمرہ کی زندگی سے تھک کر چور ہونے کے بعد ہر غم، ہر پریشانی سے بے پرواہ سکون کی خاطر کسی اور ہی انجان دنیا میں گم تھی تو یہاں اس سیاہ اندھیرے میں ایک سیاہ وجود سونے کی بجائے خلافِ فطرت اپنی سیاہ کاریوں اور مکروہ ارادوں کی سانٹھ گانٹھ کرنے میں کوشاں نظر آرہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اس حادثے کی خبر کے بعد اس کا دماغ جیسے ماؤف ہو گیا تھا۔ وہ رات کافی دیر تک مسجد میں بیٹھا رہا۔ عشاء کی نماز کے بعد اس نے ہمایوں کو گھر بھیج دیا تھا اور پھر بارش تھمتے ہی وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے یونہی بے مقصد بھیگی سڑکوں پر چلتا رہا۔ رات کے ہر پہر بڑھتی سردی کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے خود معلوم نہ تھا کہ وہ کس سمت جا رہا ہے اور کیوں جا رہا ہے۔وہ کبھی بھی یوں اتنی دیر گھر سے باہر نہ رہا تھا لیکن وہ کرتا بھی کیا، گھر جا کر بابا سے سامنا کرنے کی ہمت اس میں نہ تھی۔وہ کس قدر تکلیف میں مبتلا ہونگے اس کے لیے اندازہ لگانا بھی مشکل تھا۔اگر آپ کا جان سے پیارا دوست آپ سے اس طرح اچانک بچھڑ جائے تو آپ کو کس قدر تکلیف ہو گی؟!اس نے سوچنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ سوچ سکا کیونکہ اس کا سب سے اچھا دوست حامد ہی تھا اور اسے کھونے کا تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

رات ایک بجے کے قریب وہ گھر آیا تو اصغر ہاؤس اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔وہ زینے عبور کرتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔اس نے جیکٹ اتاری اور بیڈ پر نیم دراز سا ہو گیا۔وہ تو جلدی سو جانے والوں میں سے تھا لیکن آج نیند بھی جیسے کہیں دور بھاگ گئی تھی۔جس طرح ماں باپ اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے بالکل اسی طرح اولاد بھی اپنے والدین کو تکلیف میں دیکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی اور خوش نصیب ہوتے ہیں وہ ماں باپ جن کی اولادیں ایسی ہوتی ہیں کیونکہ۔۔

فرمانبردار تو کم ہی ہوتے ہیں نا؟!

اور پھر فرمانبردار ہی کامیاب ہوتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تین بج رہے تھے اور وہ حسبِ معمول اٹھ بیٹھا حالانکہ کچھ دیر قبل ہی اس کی آنکھ لگی تھی لیکن اب وہ ایسے تھا جیسے اسے اس نرم گرم بستر سے اس کا کوئی واسطہ نہ ہو۔ وہ اٹھا اور وضو کرنے کے لیے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ جن کی کمریں بستروں سے الگ ہو کر اپنے ربّ کے حضور جھکنے کی عادی ہوں تو وہ کیسے اتنی مزے کی نیند سو سکتے ہیں؟!

اور پھر ہمارا رب تو ہے ہی قدر دان۔ وہ ہماری چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بھی اتنی قدر کرتا ہے پھر ایسے لوگوں کا تو اس ذات کے ہاں مقام ہی الگ ہو گا۔۔؟!

ترجمہ: ”ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں (۷) وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں، (۸)“

(32:16)

کچھ لمحوں بعد وہ پُر سکون سا اپنے رب سے مناجات کر رہا تھا۔ سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے لیکن دعا مانگنے کی بجائے وہ سجدہ ریز ہو گیا۔ اب کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں۔ہاں ''حماد ابراہیم'' جیسا مضبوط دل انسان بھی روتا تھا لیکن کسی انسان کے سامنے نہیں صرف اس ذات کے سامنے جس کے سامنے جھک کر وہ نہ کبھی شرمندہ ہوا اور اس سے مانگ کر نہ کبھی مایوس ہوا۔ایک وہی تو تھا جس کے آگے وہ اپنے بکھرے وجود کو لے جاتا تھا۔اس وقت اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس قدر تکلیف میں کیوں ہے حالانکہ رضوان انکل سے زیادہ لگاؤ تو اس کے بابا کو تھا نا۔۔؟!

کچھ لمحوں بعد وہ اُٹھا آنسو صاف کیے اور خود کو نارمل کرتے ہوئے دبے پاؤں بابا کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ابراہیم اصغر کا کمرہ نیچے تھا۔وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور ہلکی چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔کمرے میں نائٹ بلب کی وجہ سے نیم اندھیرا تھا۔

ابراہیم اصغر پُرسکون نیند تو نہیں لیکن بہرحال سو رہے تھے۔انہیں سوتا دیکھ کر اس نے ایک لمبا پُرسکون سانس خارج کیا۔پھر ایک نظر اپنی ماما کو دیکھتے ہوئے وہ آہستگی سے دروازہ بند کرتا ہوا پلٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ صبح کافی خوشگوار لگتی تھی لیکن صرف موسم کی حد تک! ہر چیز نکھری نکھری سی تھی۔ سورج ہلکی نرم دھوپ کے ساتھ چمک رہا تھا لیکن بادل وقتاً فوقتاً اس کے راستے میں حائل ہو کر اس کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں خلل ڈال رہے تھے۔ ایسا موسم تو ہر کسی کو ہی بھلا لگتا ہے۔ بادلوں سے ڈھکا آسمان، ہلکی نرم دھوپ، ہر چیز دھلی دھلی سی نظر آتی بھلا کسے یہ قدرت کے نظارے پسند نہیں ہوں گے؟! لیکن افسوس۔۔! آج کی اس مصروف اور دوڑتی زندگی میں ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ چند لمحے رُک کر روح تک شاداب کر دینے والے ان حسین مناظر کو نظر بھر کر دیکھ لیا جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز "انسان" کے لیے ہی تو بنائی ہے لیکن انسان غور کرے تب نا۔۔؟!

پس منظر میں کسی کا فون زور و شور سے بج رہا تھا۔ اس نے اُکتاتے ہوئے ایک کُشن اٹھا کر اپنے کانوں اور بازوؤں کے درمیان رکھ لیا لیکن آواز ہنوز آ رہی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی۔ مندی مندی آنکھیں کھولے اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اس کی آنکھیں ایک دَم کھلیں۔ حیرت سے، شاک سے! وہ تو اپنے کمرے میں تھی ہی نہیں۔ وہ تو۔۔ اور پھر ساتھ پڑے بے سُدھ وجود پر نظر پڑتے ہی اسے ایک پل لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ کہاں تھی اور کیوں تھی! اس نے اریحہ کو بہت دکھ سے دیکھا۔ تکلیف سی تکلیف تھی جو اس کے رگ و پے سرائیت کر گئی تھی۔ وہ بوجھل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل کے ساتھ اپنا ہاتھ ابھی اریحہ کی جانب بڑھا ہی رہی تھی کہ فون ایک بار پھر بجنے لگا۔اس نے جھنجھلا کر اپنے پیچھے دائیں طرف سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا۔ایک نظر سامنے لگے وال کلاک پر ڈالی اور پھر فون کی چمکتی سکرین پر کال کرنے والے کے نام پر۔

"امی کی کال۔۔ صبح کے آٹھ بجے؟"!

اس نے الجھتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ارے منال !اُٹھ جا لڑکی اور کتنا سوئے گی؟"!

ساجدہ تائی کمرے میں داخل ہوئیں تو منال کو ابھی تک سوتا پا کر ان کے ماتھے پر بل پڑے تھے لیکن وہ آج اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی اسے آرام سے ہی آواز دی۔

"کیا مصیبت آن پڑی امی صبح صبح جو آپ میرے پیچھے پڑی ہیں؟ میں نہیں اُٹھ رہی پلیز جائیں یہاں سے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لہجے میں ناگواری اور بد تمیزی کا عنصر صاف ظاہر تھا۔جواب دینے کے بعد اس نے پاس پڑا کشن اٹھا کر کان اور بازو کے درمیان زور سے بھینچ لیا۔

اپنی بیٹی کی یہ حرکت دیکھ کر ساجدہ بیگم آگ بگولہ ہو گئیں۔

"ارے اُٹھ! پیار کی زبان تو تجھے سمجھ نہیں آتی نا؟" وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھیں اور اور کشن قریباً اس سے جھپٹنے کے انداز میں چھینا تھا۔

منال تلملا کر اُٹھ بیٹھی اور انتہائی بد تمیزی، غصے اور سخت نظروں سے ماں کو گھورنے لگی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے؟اُٹھ جلدی اور ناشتے کی ٹیبل پر پہنچ!"

انہوں نے حکم صادر کیا۔

"امی کیا یار۔۔! آپ پہلے تو کبھی میرے پیچھے اتنا نہیں پڑیں جیسے آج منہ ہاتھ سب دھو کر پڑ گئی ہیں۔پتہ تو ہے آپ کو میری صبح دوپہر کو ہوتی ہے۔"

اپنی ماں کے خطرناک تیور دیکھ کر اس نے آہستگی سے ہی جواب دیا تھا۔

"تجھے سمجھانے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔بس میں اتنا کہوں گی کہ اب تجھے اپنے طور طریقے بدلنے ہوں گے۔"

وہ لحاف تہ کرتے ہوئے تیز تیز کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی کیا آپ مجھے بتائیں گی اس تبدیلی کی مقصد۔۔؟ بھئی اتنے عرصے بعد تو میرے خواب پورے ہو رہے ہیں۔"

وہ انتہائی اُکتائے لہجے میں پوچھتے ہوئے آخر میں کمرے کے چاروں اطراف میں دیکھتے ہوئے لیٹنے ہی لگی تھی کہ وہ پھر بول پڑیں۔

"منال دیکھ! بس جب تک وہ لڑکی یہاں ہے تجھے اس کے سامنے بہت اچھا بننا ہے، اریحہ کے ساتھ بہنوں کی طرح پیار سے پیش آنا ہے جیسے تجھ سے زیادہ خیال تو اس کا کسی کو ہے ہی نہیں۔ تاکہ اُسے (روبی) یقین آجائے ہم اریحہ کے دشمن نہیں ہمدرد ہیں۔۔ سمجھی؟"!

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے اسے سمجھانے لگیں تو منال کا منہ ان کی بات پر حیرت سے کھلا تھا۔ وہ بری طرح چونکی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

"جی امی۔۔! میں تو ٹھیک ہوں لیکن اریحہ تو ابھی تک ہوش میں نہیں آرہی اور سوری میں آپ کو فون کرنا بھول گئی تھی رات کافی دیر سے سو پائی اریحہ کا سوچ کر نیند ہی نہیں آرہی تھی۔"

وہ فون کان سے لگائے آنکھیں مسلتے ہوئے یہاں کا حال احوال اپنی امی کے گوش گزار کر رہی تھی۔

"اچھا بیٹا خیال رکھو بہت سارا اریحہ کا۔۔اور ہاں کیا اریحہ کے کوئی رشتے دار آئے ہیں؟" نرمی اور تفکر سے استفسار کیا گیا۔

"نہیں امی اریحہ کے ننھیال میں تو آپ کو پتہ ہے اس کے دو ماموؤں کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور لگتا ہے وہ اریحہ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے کیونکہ اس کی ایک ممانی نے سختی سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ یہاں فون نہ کرنا۔۔اور امی اس میں بھلا کیا نئی بات ہے جب ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ جائے تو اپنا بھی بڑی آسانی سے پرایا بن جاتا ہے۔" وہ مایوسی سے کہتی ہوئی آخر میں تلخی سے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کہہ تو تم بالکل ٹھیک رہی ہو بیٹا۔۔اور ددھیال سے؟"

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

"جی! میرے یہاں آنے سے پہلے ہی ایک عورت اپنی بیٹی کے ہمراہ اریحہ کے گھر میں موجود تھی۔خود کو اریحہ کی تائی بتاتی ہیں۔"

تائی کا بتاتے ہوئے اس کے لہجے میں خود بخود ناگواری ابھر آئی۔

"بتاتی ہیں کا کیا مطلب بیٹا تائی ہو گی۔۔ تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟"

"نہیں امی اریحہ نے پہلے کبھی نہیں بتایا نا ان کے بارے میں اور امی سچ پوچھیں تو مجھے وہ بالکل بھی۔۔ بالکل بھی اچھی نہیں لگیں۔ نہایت کوئی چیپ حرکتیں ہیں ان کی اور مجھے تو لگتا ہے وہ کسی مقصد کے تحت یہاں آئی ہیں اور۔۔"

وہ انتہائی ناپسندیدگی سے ساجدہ تائی کے بارے میں بتا رہی تھی کہ اس کی امی نے اسے سختی سے ٹوک دیا۔

"بس روبی۔۔ ایسے ہی کسی کے بارے میں بغیر اسے جانے رائے قائم نہیں کرتے۔ ہو سکتا ہے وہ بہت اچھی ہوں بیٹا۔۔"

"لیکن امی اُس دن۔۔۔"

"کہا نا بغیر سوچے سمجھے نہیں بولتے۔ تم شکر کرو اس کا دنیا میں کوئی تو اپنا ہے ورنہ بیچاری بچی اکیلی کیسے رہتی؟"!

وہ بتانا چاہ رہی تھی کہ اریحہ کو حادثے کی خبر سنانے والی اس کی ''پیاری تائی جان'' ہی تھیں وہ کیسے اس کی ہمدرد ہو سکتی ہیں جو اتنی بے رحمی سے اریحہ کو اس کے ماما بابا کے مرنے کی خبر سنا رہی تھیں۔ ساجدہ بیگم کا اس پر پہلا 'امپریشن' ہی بہت بُرا پڑا تھا۔ اب اس جیسی سر پھری دوست کو

www.novelsclubb.com

یقین دلانے کے لیے ساجدہ تائی کو واقعی بہت جتن کرنے کی ضرورت تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ک۔۔کیا۔۔؟؟؟امی آپ۔۔اس لڑکی سے ڈر رہی ہیں؟؟"!

منال کی حیرت کی انتہا نہ تھی وہ قریباً چیخی تھی۔

"شش شش۔۔پاگل لڑکی کیا کر رہی ہو؟ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے اور تم پہلے ہی بگاڑ رہی ہو۔"اس کی بلند آواز پر وہ ہڑبڑا کر اس کے پاس آئی تھیں اور ساتھ ہی دروازے کی طرف دیکھنے لگیں جیسے کوئی سن نہ لے۔

www.novelsclubb.com

"اُف۔۔خدا کے لیے امی۔۔آپ اس کل کی آئی لڑکی سے ڈر رہی ہیں؟"!

وہ سخت کوفت زدہ اور الجھن میں لگتی تھی اسے اپنی ماں کی یہ منطق واقعی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ہائے اللہ۔۔کیا کروں میں اس لڑکی کا۔۔کب سمجھے گی تو؟؟ارے کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے۔"وہ سر پکڑتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئیں۔منال نے شدید بیزاری سے آنکھیں گھمائی تھیں۔جیسے وہ اب اور برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"امی پلیز۔۔اگر آپ کو ان میں سے کسی کی غلام بننے کا شوق ہے تو شوق سے بنئے لیکن میں ایسا بالکل نہیں کروں گی۔ میں نے آپ کو یہ بات پہلے بھی بتائی تھی اور اب پھر بتا رہی ہوں کہ مجھ سے یہ فضول قسم کے پیار اور ہمدردیوں کے دکھاووں کی اُمید مت رکھیے گا، میں وہی کروں گی جو میرا دل چاہے گا۔"

وہ حتمی سا کہہ کر بیڈ سے اترنے لگی تھی کہ اسے پھر رکنا پڑا۔

"دیکھ منال۔۔اگر تجھ سے کچھ نہیں ہوتا تو مت کر لیکن اتنا کر لے کہ صرف 'چپ' رہ اپنی اس گز لمبی زبان پر تالا لگا کر رکھ۔۔ سمجھی"!!

اس مرتبہ وہ سنجیدگی کے ساتھ ساتھ سختی سے بھی بولی تھیں۔

"جی! سمجھ گئی۔۔اور کچھ؟؟" وہ ان کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بدتمیزی اور بیزاریت سے تڑخ کر بولی۔

"بڑی ہی کوئی بدتمیز ہے توں۔۔ مجال ہے جو ماں سے کبھی تمیز سے بات کی ہو؟ ارے تم لوگوں کے لیے ہی تو کر رہی ہوں سب۔"

وہ افسوس سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"اچھا چھوڑیں نا۔۔یہ بتائیں ابو کدھر ہیں وہ کیوں نہیں آئے ابھی تک؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ اچانک موضوع بدل گئی۔

"کہاں ہوں گے۔۔ابھی نہیں آئیں گے کچھ دن تک۔۔پہلے وہ تمہارے چچا کے آفس جائیں گے۔ارے آخر اکلوتے بھائی ہیں تیرے چچا کے۔۔اب سارا بزنس انہی کو تو سنبھالنا ہے۔۔"

سنجیدگی سے بتاتے ہوئے آخر میں ساجدہ تائی کی آنکھیں چمکی تھیں لالچ سے، سازشوں سے اور ناپاک ارادوں سے۔پھر اگلے ہی پل ایک محتاط نظر بند دروازے کو دیکھا اور فوراً چپ ہو گئیں۔

"اچھا ٹھیک۔۔آپ جائیں اپنی بھتیجی کی خدمتیں کریں میں تو جا رہی ہوں فریش ہونے۔" منال آفس والی بات کا اثر لیے بغیر ایک طنز ان کی طرف اچھالتی ہوئی باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

"ہونہہ۔۔خدمتیں! جب ان خدمتوں کا صلہ ملنا شروع ہوا نا تو عَش عَش کر اٹھے گی یہ سوچ کر کہ تیری ماں کون ہے۔۔؟"!

اس کے طنز پر وہ بڑبڑائی تھیں اور آخر میں مغرور مسکراہٹ کے ساتھ فخریہ کندھے اچکائے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی امی۔۔ٹھیک ہے۔"اس نے مایوسی سے سر جھکا دیا تو دوسری طرف اس کی ماں نے اس کے لہجے کی مایوسی بخوبی محسوس کی تھی۔

"بیٹا۔۔میں یہ نہیں کہہ رہی کہ تم اریحہ کو اکیلے چھوڑ کر گھر واپس آجاؤ بلکہ جب تک چاہو اس کے پاس رہو اور اسے بتانا بھی کہ میں کیوں نہ آسکی۔"

وہ اسے بہت نرمی سے سمجھانے لگیں۔

)روبائشہ کی فیملی بہت چھوٹی سی تھی۔اس کی فیملی میں صرف چار افراد تھے۔اس کے بابا،امی وہ خود اور اس کا ایک چھوٹا بھائی جو کہ میٹرک کا طالبِ علم تھا اس کی امی نرم دل رکھنے والی نفیس اور سادہ سے مزاج کی ایک نیک خاتون تھیں۔جو اگر کسی سے محبت کرتیں تو بے لوث کرتیں۔وہ اپنے بیٹے کے سکول اور اس کے بابا کی وجہ سے نہیں آسکی تھیں ورنہ وہ بھی اریحہ سے اتنی ہی محبت کرتی تھیں جتنی کہ روبائشہ۔وہ اریحہ کے ماما بابا کی خبر سُن کر بہت دکھی ہوئی تھیں اور فوراً سے پہلے روبائشہ کو اس کے پاس بھیج دینا چاہتی تھیں۔اریحہ اس کی امی سے دوسرے شہر میں ہونے کی وجہ سے اتنا ملی تو نہیں تھی لیکن صرف چند ملاقاتوں میں ہی وہ ان سے بہت مانوس ہو گئی تھی اور جب کبھی روبی اسے بہت تنگ کرتی تو وہ اس کی حرکتوں سے تنگ آکر انہیں فون کر کے خوب مرچ مصالحہ لگا کر اس کی شکایتیں لگاتی اور وہ ان کی پیار بھری لڑائیوں پر مسکرا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیتیں اور پھر اریحہ کو بہت پیار اور اپنائیت سے کہتیں کہ فکر نہ کرو میں اس کی خبر لوں گی اور وہ ان کے اطمینان بھرے جواب پر کھل سی جاتی(

"کیا ہوا روبی بیٹا کچھ بول کیوں نہیں رہی؟" اسے مسلسل خاموش پا کر وہ تھوڑا پریشان ہوئیں۔

"نہیں امی کچھ نہیں۔۔بس میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا اس کی تائی کی طرف سے۔"

وہ اریحہ کی طرف دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی۔

"بیٹا تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔پریشان نہ ہو تم ایک کام کرو اریحہ سے ہی پوچھ لینا کہ وہ اپنی تائی کے حوالے سے کیسا سوچتی ہے اس سے بہتر تو نہیں جانتا ہو گا نا کوئی۔"

وہ اسی نرم لہجے میں کہہ رہی تھیں جواب میں روبی خاموش رہی۔

"اور بیٹا۔۔ایک دن تو تمہیں گھر واپس آنا ہی ہے۔ہمیشہ تو تم اریحہ کے ساتھ نہیں رہ سکتی نا"

اب کہ ان کے لہجے میں اداسی تھی۔

ان کی بات پر روبائشہ جیسے کسی سوچ کے تحت ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

"ہاں تو امی ایسے بھی تو ہو سکتا ہے نا ہم اریحہ کو اپنے ساتھ رکھ لیں۔" وہ پُر جوش سا بولی۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن اریحہ کبھی نہیں مانے گی کیونکہ وہ ایک خوددار لڑکی ہے اور بیٹا بے شک میں اریحہ کو اپنی بیٹی مانتی ہوں اس لیے میں اسے پیار بھی تمہاری طرح ہی کرتی ہوں۔تمہارا بھائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ کے لیے نامحرم ہے۔ہم لاکھ کہیں کہ وہ اس کا بھائی ہے لیکن صرف کہنے سے اریحہ اس کی بہن نہیں بن جائے گی۔اس لیے میں کبھی نہیں چاہوں گی کہ میری بیٹی ایک نامحرم کے گھر میں رہے۔وہ اپنے گھر میں زیادہ محفوظ ہے۔" جانے کتنا بڑا دل تھا ان کا جو وہ کسی کی بیٹی کے لیے اتنا مخلص ہو کر سوچ رہی تھیں ورنہ کون ماں اپنے بیٹے کے بارے میں ایسا کہتی ہے؟!

"لیکن امی۔۔حارث تو چھوٹا بچہ ہے۔آپ ایسے کیسے۔۔"

اپنی ماں کی باتیں سن کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔

"کوئی بچہ نہیں ہے وہ۔۔سولہ سال کا لڑکا بچہ نہیں ہوتا اچھا خاصا مرد کا دماغ ہوتا ہے اس کا۔۔ اور مردوں کے دماغ میں عورتوں کے لیے کیا کچھ چلتا ہے ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، میں صرف اریحہ کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ اس کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو یہی کہنا چاہوں گی کہ شیطان گناہ کے راستے ہماری نظر میں بہت خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ہم جِسے بھائی بھائی کہتے ہیں بعد میں انہی منہ بولے رشتوں کے پیچھے کتنی ہی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں جس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔بہن بھائی جیسے پیارے رشتے کو بدنام کر کے رکھا ہے لوگوں نے۔بیٹا! بہن بھائی وہی ہوتے ہیں جو اللہ نے بنا دیے اور جنہیں بھائی نہیں بنایا تو ہم کون ہوتے ہیں یہ رشتے بنانے والے؟! وہ بھائی ہو ہی نہیں سکتے، آپ کے بھائی کہنے سے وہ بھائی بن نہیں جاتے اس لیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنا معیار اتنا بلند اور حدیں اتنی اونچی اور مضبوط رکھیں کہ ہر کوئی آپ تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔۔کیا سمجھی؟"!

وہ اتنا کھو کر ان کی باتیں سن رہی تھی کہ آخر میں ان کے اچانک استفسار پر چونکی۔

"جج۔۔جی امی۔"

"ہمم۔۔اچھا اب فون رکھو اور اریحہ کو ناشتہ کرواؤ اور ہاں بیٹا اس کا بہت خیال رکھنا۔۔اوکے؟"

وہ متفکر سا بولیں۔

"جی امی ٹھیک ہے۔۔اللہ حافظ"!

انہیں تسلی بخش جواب دے کر اس نے کال کاٹ دی۔وہ چہرہ اٹھا کر چھت کو تکنے لگی۔اپنی امی کی باتیں سننے کے بعد اس کے دل میں ایک خواہش شدت سے جاگی تھی کہ کاش اس کی اور اریحہ کی شادی ایک ہی گھر۔۔پھر اس سے آگے وہ سوچ نہ سکی۔وہ سر جھٹکتے ہوئے اریحہ کی جانب متوجہ ہوئی اس کا ماتھا چھوا تو دھک سے رہ گئی۔اریحہ بخار کی شدت سے اس طرح تپ رہی تھی جیسے اس نے لوہے کی کسی تپتی سلاخ کو چھو لیا ہو۔

وہ تیزی سے اس کے قریب آئی اور بوکھلائے چہرے اور کانپتے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھپتھپانے لگی۔

"اریحہ اٹھو۔۔اٹھو میری جان۔۔اریحہ۔۔پلیز نا آنکھیں کھول دو اور کتنی دیر ایسے ہی رہنا ہے تمہیں، پلیز آنکھیں کھولو۔" وہ رو دینے کو تھی۔

دفعتاً کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو اریحہ کے چہرے کو تھپتھپاتے اس کے ہاتھ رکے تھے۔اس نے چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا تو ساجدہ تائی سنجیدہ چہرے کے ساتھ اندر داخل ہو رہی تھیں شاید وہ انہیں اٹھانے آئی تھیں اور اس مرتبہ بھی روبی انہیں بغیر مخاطب کیے اپنا موبائل اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔ساجدہ تائی کیا کرنے آئی تھیں اسے کوئی پرواہ نہ تھی لیکن وہ اپنی دوست کو ایسے نہیں چھوڑ سکتی تھی اس کا ارادہ اب ڈاکٹر کو کال کرنے کا تھا۔

"عجیب ہی کوئی اکھڑ مزاج لڑکی ہے۔۔ہونہہ"!!

اسے کمرے سے نکلتا دیکھ ساجدہ تائی بڑبڑا کر رہ گئیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB